بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

نام رکھنے کے بارے میں اصول یہ ہے کہ ایسے نام رکھنے چاہئیں جن کے معنی درست ہوں، شرکیہ یا بُرے معنیٰ ومفہوم مثلاً تکبر وغیرہ پر مشتمل نہ ہوں، بہتر یہ ہے کہ ایسے نام رکھے جائیں جن کی احادیثِ مبارکہ میں ترغیب آئی ہو، یا بیٹوں کے نام انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرامؓ اور اولیاء کرامؒ کے نام پر اور بیٹیوں کے نام صحابیاتؓ اور امت کی بزرگ خواتین کے نام پر رکھے جائیں، ایسے نام رکھنے سے اجتناب کیا جائے جن کے معنی درست نہ ہوں یا وہ موہمِ شرک ہوں۔

واضح رہے کہ نام رکھتے وقت دن، تاریخ، مہینہ، اعداد کے طاق وجفت یا سیاروں کا حساب کرنے کا شرعاً کوئی اعتبار نہیں، بلکہ اس سے عموماً اعتقادی اور عملی مفاسد پیدا ہوتے ہیں جس سے عقیدہ کی خرابی لازم آتی ہے لہٰذا ان سے بچنا چاہئے اور اوپر جو اصول لکھا گیا ہے اس کے مطابق نام رکھنے چاہئیں۔

في سنن أبي داؤد (كتاب الادب، باب في تغير الاسماء)

عن أبي وهب الجشمي وكانت له صحبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: تسموا بأسماء الأنبياء وأحب الأسماء إلى الله عبد الله وعبد الرحمن وأصدقها حارث وهمام وأقبحها حرب ومرة

وفي الدر المختار (٤١٧/٦)

أحب الأسماء إلى الله تعالى عبد الله وعبد الرحمن وجاز التسمية بعلي ورشيد من الأسماء المشتركة ويراد في حقنا غير ما يراد في حق الله تعالى لكن التسمية بغير ذلك في زماننا أولى لأن العوام يصغرونها عن النداء، كذا في السراجية۔

وفي الشامية (٤١٨/٦)

التسمية باسم لم يذكره الله تعالى في عبادة ولا ذكره رسول الله ولا يستعمله المسلمون تكلموا فيه والأولى أن لا يفعل۔ .... واللہ اعلم بالصواب

محمد عدنان عزیز

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۸ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ

۱ فروری ۲۰۱۲ء

الجواب صحیح

محمد عبدالمنان

۹/۳/۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ

۹/۳/۱۴۳۳ھ

دارالافتاء

فتویٰ نمبر ۱۲۱۷/۵۷

۹/۳/۳۳

۲/۲/۱۲

مفتی

مفتی

Scanned with CamScanner